|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144412070138

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس بارے میں

ایک شخص کی بیوی نے اپنے گھر والوں کے دباؤاور بعض اختلافات کی وجہ سے کورٹ میں خلع کا کیس دائر کردیا،کورٹ نے خلع کی ڈگری جاری کردی،اس شخص نے نہ طلاق دی اور نہ کسی کاغذ پر سائن کیے ،اب یہ صورت حال ہے کہ میاں بیوی دوبارہ دونوں ساتھ رہنے پر رضامند ہیں اس مسئلے کا کیا حل ہے اور دوبارہ ساتھ رہنے کےلیے شریعت کے کیا احکامات ہیں ،براہِ کرم آگاہ کردیجیے۔

مستفتی:محمد سرفراز

مکان نمبر 32،خلیل آباد،بلاک ایس،نارتھ ناظم آباد

03452840953

**الجواب حامدا ومصلیا**

صورت مسئولہ میں اگرچہ شوہر عدالت میں حاضر ہواہےلیکن نہ اس نے اور نہ اس کے وکیل نےزبانی یا تحریری طور پر خلع کو قبول کیاہے تو ایسے یکطرفہ عدالتی فیصلے کو شرعی خلع قرار نہیں دیا جاسکتا؛ کیوں کہ شرعی طور پر خلع کے معتبر ہونے کے لیے میاں بیوی دونوں کی رضامندی ضروری ہے، جب کہ مذکورہ صورت میں  خلع کا فیصلہ شوہر کی اجازت و رضامندی سے نہیں ہوا اور نہ شوہر نے اس خلع نامہ پر دستخط کر کے اس کو قبول کیا ۔ نیز  عمومی احوال میں شوہر کی اجازت اور وکالت کے بغیر کسی اور کو طلاق دینے کا بھی اختیار نہیں ہے،لہذا ان کا نکاح بدستور باقی ہے اگر دونوں ساتھ رہنا چاہیں تو ساتھ رہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

لما فی فتاوی شامیہ:

"فقالت: خلعت نفسي بكذا، ففي ظاهر الرواية: لايتم الخلع ما لم يقبل بعده".

(ج3،ص440۔ط سعید،کراچی)

لما فی بدائع الصنائع:

"وأما ركنه فهو الإيجاب والقبول؛ لأنه عقد على الطلاق بعوض فلاتقع الفرقة، ولايستحق العوض بدون القبول"۔

(ج3،ص229،ط رشیدیہ،کوئٹہ)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

07/12/1444ھ

26 /6/2023ش



07/12/1444ھ

26 /6/2023ش